

قرآن ہم سے کیا چاہتا ہے؟

چلیے معلوم کرتے ہیں کہ ہمارا خالق اپنے الفاظ کے ذریعے (ترجمہ) قرآن سے ہم سے کیا چاہتا ہے۔

قرآن ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اس کا جواب قرآن کی 23 مختلف سورتوں اور آیات سے جمع کیا گیا ہے۔ ہر مجموعہ آیات کا ایک عنوان تجویز کیا گیا ہے۔ جو ان آیات کی ابتداء یا اختتام پر اللہ تعالیٰ نے خود بیان کر دیا ہے۔

قرآن مجید کیا ہے؟

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت، اور سینوں کے امراض کی شفاء اور اہل ایمان کے لیے ہدایت و رحمت آگئی ہے۔ اے نبی کہہ دیجئے کہ یہ (قرآن) اللہ کے فضل و رحمت سے (اترا) ہے۔ اس پر تو لوگوں کو خوشیاں منانی چاہیں۔ یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ جمع کر رہے ہیں۔

(یونس: 10: 58-57)

۱۔ صراط مستقیم کیا ہے؟

"ان سے کہو کہ آدم میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا چیزیں حرام کی ہیں:

یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو،

اور والدین کے ساتھ بیک سلوک کرو،

اور اپنی اولاد کو مغلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔

اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپیں،

اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم (ٹھہرایا) ہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس

نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

اور یہ کہ بیتم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد (بلوغت) کو پہنچ جائے۔

اور ناپ توں میں پورا الصاف کرو، ہم شخص پر ذمداداری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے۔

اور جب بات کہو انصاف کی کہونواہ معاملہ اپنے رشتہداری کا کیوں نہ ہو،

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو، ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو۔

نیزاں کی ہدایت یہ ہے کہ بھی میرا سیدھا راستہ ہے لہذا تم اسی پر چلوا و دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پر اگنہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ وحیت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم کج روی سے پکو۔ "الانعام: 153-32"

۲۔ حرمتوں کے بارے میں خدائی ضابطہ

"اے نبی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آ راستہ رہو اور کھاؤ اور پیو، اور اسراف نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، اے رسول ان سے کہو، کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا تھا اور کس نے خدا کی بخشی ہوئی پاک چیزیں منوع کر دی ہیں۔ کہو یہ ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی اہل ایمان کے لیے ہیں، اور قیامت کے دن تو خالصتاً انہی کے لیے ہوں گی۔ اس طرح ہم اپنی باتیں صاف صاف بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم رکھنے والے ہیں۔ اے نبی کہ دو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں:

بے حیائی کے کام، خواہ کھلے ہوں یا چھپے،
اور حق تلفی،

اور ناحق زیادتی،

اور اس بات کو حرام ٹھہرایا ہے کہ تم کسی چیز کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری، اور یہ کہ تم اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔" (الاعراف: 32-33)

۳۔ جنت میں ملائکہ کے سلام کے مستحق لوگ

"اور ان مومنوں کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے پیان کو نہیں توڑتے،
اور اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں،
اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے،
اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں،
اور نماز قائم کرتے ہیں،
اور ہمارے دینے ہوئے رزق میں سے علanchیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں،
اور برائی کو بھلانی سے دفع کرتے ہیں،

آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لیے ہے، یعنی ایسے باغ جوان کی ابدي قیام گاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں
داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو جو صاحب ہیں وہ بھی ان کے
ساتھ وہاں جائیں گے۔ ملائکہ ہر طرف سے ان کے استقبال کے لیے آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ، تم پر
سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے
ہو،۔۔۔ پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر! " (الرعد: 13-24)

۲۔ اللہ تعالیٰ کی نصیحت

"اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں:
عدل کا،
اور احسان کا،
اور قرابت داروں کو دیتے رہنے کا،
اور بے حیاتی،
اور برائی،
اور سرکشی سے منع کرتے ہیں۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔
اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو، اور اپنی فتنمیں پختہ کرنے کے بعد توڑنہ ڈالو جبکہ
تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بننا چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ سب اعمال سے باخبر ہے۔" (آل عمرہ: 91-90)

۵۔ اللہ تعالیٰ کی پسند و ناپسند کا فیصلہ

"تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ:

تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف اس کی۔

اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک، یادوں، بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھٹک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو، اور زمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ پروردگار ان پر حم فرام جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔ تمہارے خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لیے درگز کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلت آئیں۔

اور رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔

اور فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

اور اگر ان سے (یعنی حاجت مندر شتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے) تمہیں کترانا ہو، اس بناء پر کہابھی تم اللہ کی اس رحمت کو، جس کے تم امیدوار ہو، تلاش کر رہے ہو تو انہیں نرم جواب دے دو۔

اور نہ تو پناہ تھگ کردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زده اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔

تیرارب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔

اور اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔
درحقیقت ان کا قاتل ایک بڑی عطا ہے۔

اور زنا کے قریب نہ بھکلو۔ وہ بہت رُافع ہے اور بڑا ہی رُار استہ۔

اور جس جان کو اللہ نے محترم تھا یا ہے اس کو قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالے کا حق عطا کیا ہے، پس چاہیے کہ وہ بدله میں حد سے نہ گزرے، اس کی مدد کی جائے گی۔

اور مال یتیم کے پاس نہ بھکلو مگر احسن طریقہ سے، یہاں تک کہ وہ شباب کو پہنچ جائے۔
اور عہد کی پابندی کرو، بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی۔

اور جب پیانے سے دو تو پورا بھر کر دو، اور تو لوتوٹھیک ترازو سے تو لو۔ یا چھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔

اور کسی ایسی چیز کے پیچے نہ گلو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آگ کھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔
اور زمین پر اکڑ کرنہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو، نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ ان امور میں سے ہر ایک کا برآ پہلو تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھ پر وحی کی ہیں۔

اور دیکھ! اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا بیٹھنا اور نہ تم جہنم میں ڈال دیا جائے گا، ملامت زده اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر۔" (بنی اسرائیل 29:17)

۷۔ رحمان کے بندوں کی خصوصیات

"خدا رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور جاہل ان کے من آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔ اور جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ اور جو دعا نہیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے، اس کا عذاب تو چھٹ جانے والی چیز ہے، وہ تو بڑا ہی رُمستقر اور مقام ہے۔ اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ ان کا خرچ دونوں انہیوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔

اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبد کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناقص ہلاک نہیں کرتے، اور نہ زنا کے مرتكب ہوتے ہیں۔ یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدله پائے گا، قیامت کے روز اس کے عذاب میں درجہ بدراہ اضافہ کیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔ الایہ کہ کوئی (ان گناہوں کے بعد) تو بہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو۔ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غور رحیم ہے۔ جو شخص توبہ کر کے نیک عمل اختیار کرتا ہے وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے۔

(اور رحمن کے بندے وہ ہیں) جو کسی باطل میں شرک نہیں ہوتے۔ اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

اور جنہیں اگر ان کے رب کی آیات سن کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے۔ اور جو دعا نہیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پر ہیز گاروں کا امام بنًا۔ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا چھل منزل بند کی شکل میں پائیں گے۔ آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال ہو گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وہ مقام" (الفرقان ۶۳-۷۶:۲۵)

۶۔ جنت کی کامیابی کون پائے گا

"یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو: اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ اور لغویات سے دور رہتے ہیں۔ اور زکوٰۃ ادا کرتے رہنے والے ہیں۔

اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور لوگوں کے حد تک، کہ ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابل ملامت نہیں ہیں، البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور اپنی امانتوں اور اپنے عہدو پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔ اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" (المؤمنون ۱-۱۱: ۲۳)

۸۔ ایک مرد صالح کی نصیحت

"ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی کہ اللہ کا شکر گزار ہو۔ جو کوئی شکر کرے اس کا شکر اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے۔ اور جو کفر کرے تو حقیقت میں اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محدود ہے۔ یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا تو اس نے کہا بیٹا! اخدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہنچانے کی خود تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دوسال اس کا دودھ چھوٹے میں لگ۔ (ایسی لیے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ) میرا شکر اور اپنے والدین کا شکر بجا لاء، میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے۔ لیکن اگر وہ تجھے پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات تو بہرگز نہ مان۔ اور دنیا میں ان کے ساتھ نیک برataو کرتا رہ۔

اور ان کے طریقے کی پیروی کر جو میری طرف متوجہ ہیں۔ پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے، اس وقت میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیسے عمل کرتے رہے ہو۔

(اور لقمان نے کہا تھا کہ) بیٹا، کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور کسی چیزان میں یا آسمانوں یا زمین میں کہیں چھپی ہوئی ہو، اللہ اسے نکال لائے گا۔ وہ باریک بیٹا اور باخبر ہے۔ اے میرے بیٹے! نماز کا اہتمام رکھ، نیکی کا حکم دے اور بدی میں منع کر،

اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر، یہہ با تیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر، نہ میں پر اکڑ کر چل، اللہ کسی خود پسند اور فخر جانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتماد انتخیار کرو اپنی آواز را پست رکھ، سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدوں کی آواز ہوتی ہے۔" (لقمان 12:19-31)

۹۔ ابدی نعمتیں کن کے لیے ہیں

"جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سروسامان ہے، اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے، وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے ہیں۔
اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔
اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پر ہیز کرتے ہیں۔
اور اگر غصہ آجائے تو در گزر کر جاتے ہیں۔
اور جو اپنے رب کی دعوت پر بلیک کہتے ہیں۔
اور نماز قائم کرتے ہیں۔
اور ان کا نظام شوریٰ پر ہوتا ہے۔
اور ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔
اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ برائی کا بدلہ و میں ہی برائی ہے، پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجزہ اللہ کے ذمہ ہے، اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان کو ملامت نہیں کی جاسکتی، ملامت کے مستحق تودہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔
اور جس نے صبر کیا اور معاف کیا، تو بے شک یہ بڑی اولو العزی کے کاموں میں سے ہے۔"

(شوریٰ 43:42)

۱۰۔ رسول کریم ﷺ کے دشمنوں کا کردار

اور تم بات نہ سنوہر ایک:
بہت فتمیں کھانے والے،
ذلیل، اشارہ باز،
چغلیاں لگانے والے،
بھلائی سے روکنے والے،
حد سے تجاوز کرنے والے،
حق مارنے والے،
سنگدل، اور ان سب عیوب کے ساتھ بد اصل شخص کی۔
یہ کردار اس وجہ سے ہوا کہ وہ مال واولاد والا ہے۔

جب اس کو ہماری آئیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے، یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں۔
(القلم 10-15:68)

۱۱۔ جنت کی عزت کا مستحق کون ہے

"بے شک انسان بے صبر اپیدا کیا گیا ہے، جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا لختا ہے
اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخیل کرنے لگتا ہے۔
مگر وہ لوگ (اس عیب سے بچ ہوئے ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں، جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔
اور جن کے مالوں میں سائل اور محروم کا ایک مقرر حق ہے۔
اور وہ جو روز بزرگ اکو برحق مانتے ہیں۔
اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں کیونکہ ان کے رب کا عذاب ایسی چیز نہیں ہے جس سے کوئی بے خوف
ہو۔
اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ بھرا پنی بیویوں یا اپنی مملوکوں کے عورتوں کے جن سے محفوظ نہ رکھنے میں ان
پر کوئی ملامت نہیں، البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔
اور جو اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں۔
اور جو اپنی شہادتوں کو ادا کرنے والے ہیں۔
اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔
(معارج 70:35-19)

۱۲۔ قیامت کو جھلانے والے کا کردار

"تم نے دیکھا اس کو جو آخونت کی جزا اور اس کو جھلانا تھا ہے؟
وہی تو ہے جو تمیم کو دھکے دیتا ہے۔

اور مسکین کو کھانا لکھانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

پس تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت بر تے ہیں۔
جور یا کاری کرتے ہیں۔

ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں۔
(الماعون 107)

۱۳۔ بنی اسرائیل سے لیا گیا عہد

"بنی اسرائیل سے ہم نے پنج عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔
اور مال بآپ، رشتے داروں، تیمبوں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔
اور لوگوں سے بھلی بات کرنا۔

اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، مگر تھوڑے آدمیوں کے سو اتم سب اس عہد سے پھر گئے اور اب تک پھرے ہوئے
ہو۔

پھر زرایاد کرو، ہم نے تم سے مضبوط عہد لیا تھا کہ آپ میں ایک دوسرے کا خون نہ بہانا اور نہ ایک دوسرے کو گھر
سے بے گھر کرنا۔ تم نے اس کا اقرار کیا تھا، تم خود اس پر گواہ ہو۔

"(البقرۃ: 83-84)

۱۴۔ نیکی کیا ہے

"نیکی نہیں کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور
یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغامبروں کو دل سے مانے۔

اور مال کی محبت کے باوجود اسے رشتے داروں اور تیمبوں، مسکینوں، مسافروں، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے
والوں اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے۔

اور نماز قائم کرے اور ذکوٰۃ دے۔

اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں۔

اور تنگی اور مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جگہ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راستہ از لوگ اور ہی لوگ مقی

ہیں۔"(البقرۃ: 177)

۱۵۔ قرآن کن لوگوں کے لیے ہدایت ہے

"الف، لام، میم، یہ کتاب الہی ہے۔ اس کے کتاب ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں
کے لیے۔

ان لوگوں کے لیے جو غیب میں رہتے ہوئے ایمان لا تے ہیں۔

اور نماز قائم کرتے ہیں۔

اور جو کچھ ہم نے ان کو منشأ ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اور ان کے لیے جو ایمان لا تے ہیں اس چیز پر جو تم پر اتاری گئی ہے۔ اور آخونت پر یہی لوگ یقین رکھتے ہیں۔ یہی

لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"(البقرۃ: 1-5: 1)

۱۶۔ دنیا پرستی اور خدا پرستی کا فرق

"ا لوگوں کے لیے یہ مرغوبات نفس عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مولیٰ اور زرعی زینیں بڑی خوش نما بنا دی گئیں، مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔

حقیقت میں جو بہتر طہکانا ہے، وہ تو اللہ کے پاس ہے۔

کہو: میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقویٰ کی روشن اختیار کریں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو کہتے ہیں کہ مالک! ہم ایمان لائے، ہماری خطاؤں سے درگز رفرماو ہمیں آتش دوزخ سے بچائے۔

یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں،

راستباز ہیں،

فرمانبردار ہیں،

اور راہ خدا میں خرچ کرنے والے ہیں،

اور رات کی آخری گھریلوں میں اللہ سے مغفرت چاہنے والے ہیں۔

"آل عمران: 17-14)

۷۱۔ آسمان و زمین کی وسعت والی جنت کن کے لیے ہے

"اے لوگوں! جو ایمان لائے ہو، یہ بڑھتا اور چڑھتا سو دکھانا چھوڑ دو۔ اور اللہ سے ڈروتا کہم فلاں پاؤ۔ اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے مہیا کی گئی ہے۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، تو قع ہے کہ تم پر حرم کیا جائے گا۔ دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں کے برابر ہے۔ یہ پر ہمیز گاروں کے لیے تیار ہے۔ ان کے لیے جو هر حال میں اپنانال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال۔ جو غصے کو پی جاتے ہیں۔ اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی نخش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا راتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاذ اللہ انہیں یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی ہے جو گلناہ معاف کر سکتا ہو۔ اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں انہیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے۔" (آل عمران: 136-130)

۱۸۔ عقائد و مقولات کارویہ

"زمین اور آسمانوں کی پیدائش اور رات اور دن کے باری باری آنے میں ان عقائد لوگوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں جو:

اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے، ہر حال میں خدا کیا دکرتے ہیں۔
اور آسمانوں اور زمین کی ساخت میں غور فکر کرتے ہیں۔

(وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں) پروردگار، یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب، ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے، تو نے جسے دوزخ میں ڈالا اسے درحقیقت بڑی ذلت و رسوانی میں ڈال دیا، اور پھر ایسے طالبوں کا کوئی مدگار نہ ہو گا۔ مالک، ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو۔ ہم نے اس کی دعوت قبول کر لی، پس اے ہمارے آقا، جو قصور ہم سے ہوئے ہیں ان سے درگز رفرما، جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ خداوند، جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کئے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوانی میں نہ ڈال، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے۔" (آل عمران: 194-36)

۱۹۔ شیطان کن کا ساتھی اور کن کا نہیں

"اُر تم سب اللہ کی بندگی کرو، اس کے ساتھ کسی کو شر کی نہ بناؤ۔
ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں اور تیبیوں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ،
اور پڑھوئی رشتہ دار سے، جبھی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی اور مسافر سے، اور ان لوگوں سے جو تمہارے
قبضہ میں ہوں، احسان کا معاملہ رکھو۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی ایک شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبر کرنے والا ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔
اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو کنجوی کرتے ہیں اور رسولوں کو بھی کنجوی کی ہدایت کرتے ہیں۔
اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ایسے ناشکرے لوگوں کے لیے ہم نے رسول
کوں عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں جو اپنے مال مخفی لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور درحقیقت نہ اللہ
پر ایمان رکھتے ہیں نہ روز آخڑ پر۔ حق یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا سے بہت ہی برقی رفاقت نیسر آئی۔
(النساء: 36-38)

۲۰۔ جنت کے خریداروں کی صفات

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نقش اور ان کے مال جنت کے بد لے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں اڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے تورات اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکالیا ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔
 اللہ کی طرف بار بار پہنچنے والے۔
 اس کی بندگی بجا لانے والے۔
 اس کی تعریف کے گن گانے والے۔
 اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے۔
 اس کے آگے روئے اور سجدے کرنے والے۔
 نیکی کا حکم دینے والے، بدی سے روکنے والے۔
 اور اللہ کی حفاظت کرنے والے، (اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومن جو اللہ سے خرید و فروخت کا یہ معاملہ کرتے ہیں) اور اے نبی ان مومنوں کو خوشخبری دے دو۔

"التوپ: 9-112 (111)

۲۱۔ مغفرت اور اجر کا وعدہ کتنے لوگوں کے لیے ہے

"باقیین جو مردار جو عورتیں مسلم ہیں،
 مومن ہیں،
 فرمانبردار ہیں،
 راست باز ہیں،
 صابر ہیں،
 اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں،
 صدقہ دینے والے ہیں،
 روزہ رکھنے والے ہیں،
 اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں،
 اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں، اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا جرم ہمیا کر رکھا ہے۔
 "الاحزاب (35:33)

۲۲۔ ایمان اور ہجرت کے تقاضے

"اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان بالتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں
 گی۔ اور چوری نہ کریں گی،
 اور زنا کاری نہ کریں گی،
 اور اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی،
 اور اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ تراشیں گی،
 اور کسی نیک کام میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔" (سورہ متحفہ 60۔ آیت 12)

۲۳۔ مسلمانوں کے باہمی حقوق

"مُؤْمِنٌ تَوَاَكِلُ دُوَسْرَهُ كَبَحَائِي مِنْ لِهْذَا پَنِي بَحَائِيُوں کے درمیان صلح کر دیا کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر حرم کیا جائے گا۔"

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔

آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو،

اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فتن میں نام پیدا کرنا بہت برقی بات ہے۔ جو لوگ اس روشن سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پر ہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔
تجسس نہ کرو۔

اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، پیشک اللہ برا توہہ کرنے والا اور رحم ہے۔" (الجبرات: 49: 10-12)

جو کچھ "قرآن ہم سے کیا چاہتا ہے" کے جواب میں لکھا گیا ہے وہ قرآن سے ہی لیا گیا ہے اور اللہ کا اپنا کلام ہے کیونکہ اللہ خود قرآن میں فرماتا ہے کہ:-

☆ یقیناً قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت سیدھا ہے۔ (سورہ نبی اسرائیل آیت 9)

☆ تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ کھی اور نہ اس میں کوئی ٹیڑھ رکھی۔ (سورہ کہف آیت 1)

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کے لئے یہ ہدایت ہے اور مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں ہدایت عطا فرمائے۔